© rasailojaraid.com



ملیں۔ اور معتمدا کادیانی کی درخواست توسیع دفعہ ۹۸ ہ کے لئے داگروہ اسکو گورنمنٹ میں پیش کرے گا) سدراہ ہوجائیں گے۔ کادیانی کی مداخلت مذکورہ اور اشاعت رسایل مذبورہ نے ہم کو اس درخواست کی منظوری سے مایوس کردیا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس پرائیویٹ خط کو چھاپ دیا ہے۔ اور جب تک اس نے اپنی دست اندازی اور دستخط کرلینے کا اقبال نہ کیا تھا اور نہ ان رسایل کو مشتہر کیا تھا۔ ہم نے اسخط کو مشتہر نہ کیا تھا۔ کادیانی اب بھی اس کار خیر کا انجام پذیر ہونا ممکن سمجھتا ہے تو وہ اس کام کو کرے۔ نہیں تو اسکے ملتوی ہونے کا مظلمہ اسکے سر پر رہے گا۔ جس نے اپنی دست اندازی اور اشاعت رسایل فتنہ پردازی سے ہماری کارروائی کو رد کردیا ہے کادیانی اس کام سے جان چھوڑانیکے لئے اگر یہ عذر کرے کہ میرے چلتے کام کو روک دیا۔ اب میں کیا کرسکتا ہوں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمنے اس کام کو کب چھوڑا۔ اور تمہارے خیال میں یہ کب رُکا رہا۔ تم اب تک دستخط کرا رہے ہو جس کی تعداد دو ہزار سے پانچہزار تک بتاتے ہو۔ اب اسکام کو پورا کرو اگر اپنے دعوے میں سچے ہو۔ ورنہ آپ کے دام افتادہ حمقاء کو بھی یقین ہوجائے گا کہ آپ کو کام سے کام نہ تھا۔ صرف نام سے کام تھا۔ کادیانی نے اپنے اس جواب خط اور پہلے مضمون استعفا میں جو دجالیت ظاہر کی ہے اسکے اظہار سے قلم کو عمداً روکا گیا ہے۔ اس اظہار کے لئے ہمارے پاس نہ وقت ہے نہ کاغذ میں گنجایش۔ کادیانی اپنی شرارت اور خباثت سے باز نہ آیا تو آیندہ اسکا اظہار ہوگا۔ انشاءاللہ تعالے

## دجالین قادیان کی اورنئی چالیں

چھیڑ خوبوں سے چلے جاتے اسد ❊ گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

قادیان کے دجال اکبر اور انکے تابعین دجاجلہ آئے دن نئی چالیں نکالتے ہیں اور ان میں ناکام بھی رہتے ہیں۔ مگر اس چال بازی سے باز نہیں آتے۔ اور اس شعر مرزا غالب پر جسکو ہمنے زیب عنوان کیا ہے عمل کئے جاتے ہیں۔

دجال اکبر کادیانی کی پہلی چال (تجویز توسیع دفعہ ۹۸ ہ تعزیرات ہند) کی حقیقت کھل گئی اور مضمون "دجال کادیانی کی نئی چال" کی اشاعت سے اسکی خودغرضی ظاہر ہوگئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اور اس چال میں اوس کو ناکامی ہوئی جس کی تفصیل مضمون "دجال کادیانی کی نئی چال کا کال" میں ہو چکی ہے تو اب اُسنے دوسری چال اختیار کی ہے۔ اور ناواقف مسلمانوں کو دام میں لانے اور اپنے سادہ لوح دام افتادگان کے مال مارنے کے لئے یہ تجویز مشتہر کی ہے کہ میں گورنمنٹ سے اس امر کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سرکاری دفاتر اور محکمات و سکولوں میں بجائے اتوار جمعہ کی تعطیل ہوا کرے۔ مسلمان اس درخواست میں میرے ساتھ ہوں اور میری درخواست پر دستخط کریں۔

**ناظرین!** آپ جانتے ہیں؟ کادیانی اب الہام بازی کیوں چھوڑ بیٹھا ہے۔ اور آئے دن ایسی چالیں کیوں نکالتا ہے؟

اسے **حضرات** اسکی وجہ بجز اسکے اور کچھ نہیں ہے۔ کہ جب عبداللہ آتھم اور شوہر ثانی زوجہ فرضی کادیانی کے فوت نہ ہونے سے اسکی پیشگوئیوں کو جھوٹا کیا ہے۔ اور اسلامی دنیا نے (بجز شرذمہ قلیل جمعا دام افتادگان کادیانی) اسکو دعوے الہامات و پیشگوئیوں میں جھوٹا جان لیا ہے اسکے الہام یا یوں کہو کہ شیطانی حُلم واحتلام کا دروازہ بند اور قافیہ تنگ ہو گیا ہے۔ اب یہ کسی الہام کے دعوے کی جرأت نہیں کرتا۔ اور اگر کرے بھی تو اُسکا اعتبار اُسکے مخالفین میں تو کجا اکثر موافقین میں بھی نہیں ہو سکتا۔ اور اسکے عقاید کفریہ مشتہر ہونے اور اسپر کفر کے فتوے لگائے جانے کے سبب وہ اسلامی دنیا کے نزدیک اسلام سے پہلے ہی خارج ہو چکا تھا۔ اب وہ مسلمان یا ولی کہلائے تو کیونکر کہلا سکے؟ اور جسکا بیٹھا رہے تو کہاں سے کھائے؟ حضرات یہ بات آپ کو معلوم ہو چکی ہے۔ او نمبر جلد اشاعت السنتہ میں بتائی گئی ہے۔ کہ اوسکی اراضی کی (جنکی نظر سے وہ اپنے آپ کو رئیس قادیان سمجھ رہا ہے) آمدنی دو سو روپیہ سال سے زیادہ نہیں اور یہ آمدنی اسکے خرچ ایک مہینے کے لئے مکتفی نہیں۔ یہ سوچکر وہ کوئی نہ کوئی ایسی تجویز نکالتا ہے جس سے وہ ناواقف مسلمانوں میں مسلمان اور اسلام کا خیر خواہ متصور۔ اور اپنے دام افتادگان جمعا میں ان کا رہبر محبوب بنا رہے۔ اور اس ذریعہ سے ٹکڑا کما کھائے۔ **بناءً علیہ** پہلے اُسنے تجویز دتوسیع دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند نکالی تھی۔ اس میں اس نے منہ کی کھائی ہے تو اب **تجویز تعطیل جمعہ** کی نکالی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اس میں اوس نے عام مسلمانوں کو خیرخواہی جتانے اور رغبت دلانے کے علاوہ یہ دھمکی بھی دی ہے۔ کہ اگر تم اس تجویز میں میرے ساتھ نہ ہوگے اور مجھے اپنا لیڈر (ہادی) نہ سمجھوگے۔ اور اپنا ریپریزنٹیٹو (وکیل) تسلیم نہ کروگے تو میں تم کو گورنمنٹ کا باغی قرار دیکر تمہاری مخبری کرونگا۔ اور گورنمنٹ سے یہ کہونگا۔ کہ فلاں فلاں اشخاص گورنمنٹ کے باغی ہیں۔ اور اس گورنمنٹ کے ملک کو دارالحرب سمجھ رہے ہیں۔ اوسوجہ سے وہ میری اس درخواست سے متفق نہیں ہوئے اور گورنمنٹ کو یہ جھلکا دیا ہے۔ کہ اب تو میں گورنمنٹ کا مخبر بن گیا ہوں۔ گورنمنٹ کے باغیوں کی فہرستیں مرتب کرکے گورنمنٹ میں پیش کرنے کو تیار ہوگیا ہوں۔ اب تو مجھے باغی و بدخواہ سلطنت تصور نہ کیا جاوے اور سول ملٹری گزٹ اور اشاعۃ السنۃ کے بیانات و تحریرات پر وثوق و اعتبار کو اُٹھا لیا جاوے۔

مگر اے حضرات! چونکہ خدا تعالےٰ نے خاکسار ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو اظہار مکائد و مغالطات قادیانی کا ایک خاص ملکہ عطا کیا ہے۔ لہذا وہ حسبۃً للہ و نصحاً لخلق اللہ گورنمنٹ اور مسلمانوں کی پبلک کو قادیانی کے مکر و فریب پر جو اس تجویز سے اُسنے پیش نظر رکھا ہے۔ آگاہ کرکے اس سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔

مسلمانوں کی خدمت میں یہ گذارش کرتا ہے کہ جمعہ کی تعطیل باوجودیکہ بحق اسلام و اہل اسلام مفید ہے۔ اور جو شخص اوسکو مفید نہ سمجھے وہ مسلمان نہیں۔ اسلام کا بدخواہ ہے اس قسم کی درخواست ہے کہ ایک عیسائی گورنمنٹ (جو اپنے مذہب کی نظر سے نہ کسی فریق رعایا کی رعایت سے اتوار کے دن تعطیل کرتی ہے۔ اور اپنے ہی مذہب نہ مذہب رعایا کے لحاظ سے اسکو ترک یا تبدیل نہیں کرسکتی۔ اور نہ اس تعطیل کے ساتھ وہ ایک ہفتہ میں بلحاظ مذاہب مختلفہ رعایا متعدد تعطیلیں منظور کرسکتی ہے۔) اسکی قبولیت و منظوری کی امید نہیں ہے۔

اس سے پہلے بارہا مسلمانوں نے اس مفید تجویز کا ارادہ کیا۔ مگر آخر یہی سوچ کر کہ ایک غیر اسلامی گورنمنٹ سے اسکی قبولیت کی امید نہیں۔ اس تجویز کو گورنمنٹ میں پیش نہ کیا۔ ہم کو خوب یاد ہے کہ انجمن ہمدردی اسلامی لاہور کے ایک جلسہ عام میں اس انجمن کے سیکرٹری (خاکسار راقم مضمون) سے نے صرف استقدر درخواست کرنیکی تجویز پیش کیا تھا کہ جمعہ کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



دن صرف ملازمین دفاتر اور طلباء مدارس کو صرف ایک گھنٹہ اوا رنماز جمعہ کے لئے اجازت ملے اور اس گھنٹہ کے عوض میں معمولی وقت حاضری سے پہلے یا پیچھے ان سے ایک گھنٹہ کام لیا جایا کرے۔ مگر میجارٹی (جمہور) کے اتفاق سے اس درخواست کی تجویز نامنظور ہوئی۔ اور یہی بات بیان کی گئی کہ غیر اسلامی گورنمنٹ سے اس درخواست کی قبولیت کی امید نہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی خیال میں آئی۔ کہ مبادا اس درخواست کے منظور نہ ہونے سے پہلے حالت (کہ بعض مسلمان وقتاً فوقتاً افسران بالادست کی اجازت سے نماز جمعہ پڑھ لیتے ہیں) بھی ہاتھ سے جاتی رہے۔ کادیانی کو بھی اس بات کا یقین ہے کہ مسلمانوں کی یہ درخواست عیسائی گورنمنٹ سے قبولیت کی امید نہیں رکھتی۔ ولیکن اوسکو تو اوسکی قبولیت سے کوئی کام نہیں۔ اوسکو تو اپنا نام حاصل کرنے اور ناواقف مسلمانوں سے خیرخواہ اسلام کہلانے سے کام ہے۔

اور چونکہ وہ در پردہ دشمن اسلام اور دہریہ ہے۔ اور موجودہ ہیئت اسلام و مسلمانوں کو درہم برہم کرنا چاہتا ہے۔ لہذا کچھ بعید نہیں کہ یہ درخواست اُسنے اسی غرض سے تجویز کی ہو کہ یہ درخواست گورنمنٹ سے نامنظور ہو تو موجودہ حالت (افسران بالادست کی خاص اجازت) بھی جاتی رہے۔ اور جمعہ جماعت کا بکھیڑا دور ہوتا نظر آوے۔

کادیانی نے جو اس درخواست کی منظوری کی وجوہات بیان کئے ہیں وہ بھی اسی قسم کی ہیں کہ پہلے ہی پیشی میں نامنظوری کا حکم لے کر آدین۔ اس کی وجہ ۲ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ کا خلاصہ یہ ہے کہ "نماز جمعہ ہمارا مذہبی فرض ہے۔ اسی نظر سے اسلامی بادشاہ اس دن کی تعطیل کرتے چلے آئے ہیں۔ گورنمنٹ اتوار کو موقوف کر کے جمعہ کی تعطیل نہ کرے گی تو مسلمانوں کو آتش رشک میں جلنا پڑے گا۔ اور بصورت منظوری تعطیل جمعہ کے خطبوں میں گورنمنٹ کا ذکر و شکر ادا ہو گا" اور یہ ایسی وجوہات ہیں جنکو مسلمانوں کا عیسائی گورنمنٹ میں پیش کرنا اپنی حماقت ظاہر کرنا ہے۔ یا گورنمنٹ کو نادان و نافہم بنانا۔

اگر ان وجوہات کے بیان میں مسلمان راست گو سمجھے جائیں گے۔ تو خود احمق کہلائینگے۔ اور اگر وہ دروغگو اور گورنمنٹ کو دہوکہ دینے والے خیال کئے جائیں گے تو اس بدگمانی کے محل ہوں گے کہ وہ گورنمنٹ کو نادان اور مسلمانوں کے دہوکہ میں آجانیوالی گورنمنٹ سمجھتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



کیا کوئی عقلمند مسلمان ایک عیسائی بادشاہ کو یہ کہہ سکتا۔ کہ حضرت سلطان روم جمعہ کی تعطیل کرتے ہیں تو آپ بھی کریں۔ اور ہم کورشک ہیں نہ جلاویں۔ آپ یہ تعطیل منظور کریں گے تو ہم جیسے سلطان روم کا ذکر خیر خطبہ میں کرتے ہیں آپکا بھی کرینگے۔؟ کیا اسکے جواب میں وہ بادشاہ نہ کہے گا کہ سلطان روم تو مسلمان ہے اور اسپر رعایت احکام اسلام واجب ہے۔ اور وہ عموماً مسلمانوں کا ایک خلیفہ یا امیر سمجھا جاتا ہے۔ اسلئے اُسکا ذکر خلافت وامارت مسلمانوں کا ایک مذہبی فرض ہے۔ اور میں مسلمان نہیں ہوں اور نہ امیرالمومنین کہلاتا ہوں۔ مجھے تم سلطان روم کی نظیر بناکر دھوکہ دیتے ہو یا اسمیں اپنا حمق ظاہر کرتے ہو۔ اسلامی بادشاہوں کی تعطیل جمعہ پر تمکو رشک ہوتا ہے۔ تو ایک دن اُن بادشاہوں کے مذہب پر رشک کروگے۔ اور مجھے مسلمان ہوجانے کی درخواست کروگے۔ رہی وجہ اوّل و سوم و چہارم سو بھی مضحکہ صبیان ہیں اور وہ اس لائق نہیں کہ ایک دانا و مہذب گورنمنٹ اون کی طرف التفات کرے۔

وجہ اوّل کا خلاصہ یہ ہے کہ اتوار کی تعطیل میں گورنمنٹ نے ہندو اور عیسائی رعایا کی رعایت کی ہے اس وجہ (اوّل) کو گورنمنٹ خلاف واقعہ قرار دے گی۔ اور صاف کہے گی کہ ہندوؤں کو تو تعطیل اتوار سے کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ رہی رعایا عیسائی سو بھی تعطیل اتوار میں محل رعایت نہیں ہیں۔ گورنمنٹ اس دن کی تعطیل اور تعظیم اس دن سے کررہی ہے جبکہ وہ ہندوستان پر قابض نہوئی تھی۔ بلکہ کسی ملک کی رعایا کے فرمانروا نہ بنی تھی۔ اس دن کی تعطیل و تعظیم میں گورنمنٹ کو اپنے مذہب کی رعایت ہے نہ کسی فریق یا فرد رعایا کی۔

تیسری وجہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جمعہ کی تعطیل گورنمنٹ کو مخبری کا کام دیگی جو شخص باوجود تعطیل جمعہ کی نماز دن میں حاضر نہ ہوگا۔ قادیانی گورنمنٹ میں اسکی مخبری کرے گا۔ کہ وہ سرکار کا باغی ہے۔ گورنمنٹ کی سلطنت میں جمعہ پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتا۔

یہ وجہ تو ایسی وجہ ہے کہ اسکو گورنمنٹ میں پیش کرنے والا باغی کہلاوے گا۔ اور وہ خود باغی سلطنت تصور کیا جائیگا۔ اور اوس کی نسبت گورنمنٹ کا یہ خیال ہوگا کہ یہ ہماری وفادار رعایا کو باغی بناکر رعایا اور فرمانروا میں بغض و عناد و فتنہ و فساد ڈالنا چاہتا ہے۔ کوئی عقلمند اور نیک نیت کسی شخص کو ایک حکم کی تعمیل ترک کرنے سے اس حکم کا منکر نہیں بنا سکتا۔ ایسے شخص کو منکر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



قرار دینا اسی شخص کا کام ہے جو آپسمیں پھوٹ و فساد ڈالنا چاہتا ہے۔

مسلمانوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں ایسے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے۔ پھر کیا وہ منکر نماز سمجھے جاتے ہیں۔؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ اتفاقی دار الاسلام بلاد اسلام خصوصًا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ہزاروں اشخاص ایسے ہیں جو جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے۔ بلکہ پانچوں وقت کی نماز ہضم کر جاتے ہیں۔ پھر کیا وہ فرضیت نماز کے منکر اور مکہ و مدینہ کو دار الحرب سمجھنے والے اور حضرت سلطان روم کے باغی تصور کیے جاتے ہیں۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔

پھر کسی کا صرف نماز جمعہ میں حاضر نہ ہونے کے سبب وفادار رعایا کو باغی قرار دینا باجی بننا اور ہندوستان میں بنا دبغاوت قائم کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔

اس مخبری کے جواب میں گورنمنٹ یہ کہہ سکتی ہے کہ ہمارے پاس مخبری کرنے والے اور بہت ہیں خاص کر ایک محکمہ سیکرٹ پولیس (مخفی پولیس) اسی غرض سے قائم ہے جسکے ذریعہ سے باغیوں اور بدخواہوں سلطنت کا گورنمنٹ کو بخوبی علم ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ امر فضول ہے کہ مسلمانوں کے ایک مذہبی امر میں گورنمنٹ پارٹ لیکر اس مذہبی امر کو مخبر بنا دے۔

علاوہ بریں جن مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ ہندوستان میں ادائے نماز جمعہ فرض نہیں ہے وہ یہ خیال نہیں رکھتے کہ ہندوستان دار الحرب ہے۔ کادیانی کتب فقہ سے جاہل ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ فقہاء نے بعض مواضع میں باوجود انکے دار الاسلام ہونے کے ادائے جمعہ کو فرض نہیں مانا۔ اور ایسی شروط کو شرط ادا جمعہ قرار دیا ہے۔ جو بعض مواضع دار الاسلام میں بھی پائی نہیں جاتیں۔ اور اسواسطے اُنکے نزدیک وہاں جمعہ فرض نہیں ہے۔ وہ شرائط یہ ہیں۔

وجود مصر یعنے شہر (تنفیذ احکام) و حدود شرعیت وغیرہ جنکی تفصیل کتب فقہ میں ہے۔

اس جاہل کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ جن کتابوں میں یہ شرائط بیان ہوئی ہیں وہاں عَلیہ فرضیت ادائے جمعہ کی نفی کی گئی ہے۔ وہ کتابیں دار الاسلام میں تالیف ہوئیں۔ اور ان دنوں اپنے بلاد کا حکم نہ دار الحرب کا بیان کرنا مقصود تھا۔ اور جس وقت یہ ہندوستان کسی کے خیال میں بھی دار الحرب نہ تھا یعنے سلاطین مغلیہ کے زیر حکومت تھا۔ اسوقت اس ہندوستان میں ادائے جمعہ کی نسبت اختلاف ہوا تھا۔ پھر یہ جاہل بعض مسلمانان ہند کے جمعہ نہ پڑھنے سے کیونکر نکال

© rasailojaraid.com

سکتا ہے کہ وہ اوسکو دار الحرب سمجھتے ہیں۔

**وجہ چہارم کا** خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی تعطیلیں ہندوؤں کی تعطیلوں سے نصف سے کم ہیں۔ گورنمنٹ جمعہ کی تعطیل سے اس نقصان کو پورا کرے۔ یہ وجہ بھی ایسی ہے جس سے بجز حماقت نجیش کرنے والے کے کچھ ثابت نہیں ہوسکتا۔ اس کا جواب گورنمنٹ سے یہ ملے گا کہ جمعہ کی تعطیل کرنے سے اسلامی تعطیلیں ہندوؤں کی نسبت کئی حصہ زیادہ ہو جائیں گی۔ پھر ہندوؤں کی طرف سے یہ سوال پیدا ہوگا۔ اور دن جمعہ کی تعطیل کو پھر موقوف کرنا پڑے گا۔

**یہ وجوہات پیش کردہ** کادیانی کا حال ناظرین نے سن لیا تو اس سے اون کو یقین ہو سکتا ہے کہ یہ وجوہات ایسی ہیں کہ پہلے ہی پیشی میں اس درخواست کو نامنظور کرائیں گی۔ لہذا مسلمانوں کا کام نہیں کہ ان وجوہات کے ساتھ اس درخواست کو گورنمنٹ میں پیش کرے۔ اور مسلمانوں کو ذلیل کراوے۔ اور احمق بناوے۔ اور موجودہ حالت اجازت کو بھی ہاتھ سے کھو بیٹھے۔

**گورنمنٹ کے حضور میں یہ مودبانہ التماس ہے** کہ کادیانی کے اس عذر خیری پر گورنمنٹ اسکو خیرخواہ سلطنت نہ سمجھے اور اسکے ان کارستانیوں پر جو سول ملٹری اور اشاعت السنہ نے گورنمنٹ کے حضور میں پیش کی ہیں چشم پوشی نہ کرے۔ اور اسکے دعوے خیر خواہی پر گورنمنٹ اس سے یہ سوال کرے۔ کہ اگر تم خیر خواہ سلطنت ہو اور بغاوت گورنمنٹ سے بری ہو تو تمہاری پیشگوئی میعادی ہشت سالہ سے کیا غرض ہے۔ اور تمہارے اس فقرہ صـ ۱۰۶ کتاب وساوس

جب انسان نافرمان ہو جاتا ہے مالک حقیقی کو اختیار تو ہے کہ چاہے تو بلا توسط رسل یا فرشتوں کے والوں کو ہلاک کرے اور انکی جانوں کو معرض عدم میں بھیجا دے

اور یا کسی رسول کے واسطے سے یہ تجلی قہری نازل کرے۔ کیا معنی ہیں۔ مگر اس سوال کے وقت اپنے ملک و سلطنت کے وفادار اڈیٹر اشاعت السنہ کو بھی سامنے کھڑا کرلے۔ پھر دیکھیے کہ اس سوال کے جواب کادیانی سے دعوے خیر خواہی و عدم بغاوت کادیانی کا سچا ہونا ثابت ہوتا ہے یا جھوٹا ہونا۔

**تیسری نئی چال اس کی اور دیکھو۔** آپ نے ایک جلسہ تحقیق مذاہب کا اشتہار دیا ہے۔ اور اسمیں یہ بیان کیا ہے کہ یہ جلسہ قادیان میں منعقد ہوگا۔ اور اسمیں نو مذاہب طائفہ اسلام۔ موسوی۔ عیسائی۔ آریہ۔ برہمو۔ سکھ۔ جین۔ بدھ۔ سناتن دھرم۔ دہریہ۔ فلاسفر کے فاضلوں کو جو اپنے مذہب کے زبانیں۔ عبرانی۔ سنسکرت وغیرہ سے واقف و ماہر ہوں



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



تشریف لائیں گے - اور اسلام کی طرف سے خود بدولت (کادیانی صاحب) پیش ہونگے - اور یہ جلسہ ایک مہینے تک رہے گا - اور آنے والوں کا خرچ مہمان داری و کرایہ مکانات فرودگش ہونے کا کادیانی کے ذمہ ہوگا - اور جو صاحب کرایہ آمد و رفت چاہیں وہ بھی کادیانی دے گا وغیرہ وغیرہ "(معلوم نہیں موضع قادیان مین کرایہ کا مکان بجز مکانات کادیانی کونسا ہے جسمین لوگ فرودکش ہونگے)

**ناظرین!** آپ جانتے ہیں؟ کادیانی اس جلسہ کے تجویز میں یہ کیا چال چلا ہے - ؟ ملے **حضرات!** اے اینہمہ از پے آنست کہ زر مے طلبد * اس سے آپ کا اصل مقصود صرف یہ ہے کہ اپنے دام افتادہ احمقوں (جو عقل کے اندھے اور کانٹھ کے پورے ہیں) سے اخراجات مہانداری وکرایہ مکانات وآمد و رفت کے بہانہ سے ٹکے وصول کرے، ولیس سوائے اس امر کے اس اشتہار سے کوئی نتیجہ نہ نکلیگا - اور ہرگز نہ نکلیگا -

**کادیانی کو** خود اس امر کا ایسا **یقین ہے** (جیسا کہ دو اور دو چار ہونے کا یقین ہوتا ہے) کہ کادیانی کی دعوت پر نہ کوئی بمبئی یا کلکتہ سے عبرانی دان یہودی آوے گا - نہ چین یا برہما سے مذہب بدھ کا فاضل اور نہ یوروپ کے دہریوں سے کوئی فلاسفر اور نہ ہندوستان وپنجاب سے کوئی برہمو یا آریہ وعلیٰ ہٰذا القیاس -

**اس یقین کیوجہ** کا بھی کادیانی کو علم ویقین ہے وہ خوب جانتا ہے کہ مجھے بہت لوگ جھوٹا وفریبی جانتے ہیں - اور بہتیرے پاگل سمجھتے ہیں - ایسا کم ہے کم کوئی ایک بھی نہیں جو مجھے مخاطب صحیح سمجھتا ہو - اور عالم وفاضل ومحقق اور طالب حق سمجھ کر مجھ سے مباحثہ اور احقاق حق کا خواہاں ہو کر میرے گھر پر آوے -

**یہ یقین** اوس کو **اس تجربہ** کے ذریعہ سے **حاصل ہوگیا ہے** کہ اسنے بارہا لوگوںکو اپنے مقابلہ کے لئے اشتہار دیئے ہیں - اور ان اشتہاروں میں علاوہ زادراہ کے سال بھر تک دوسو روپیہ ماہوار تنخواہ دینے کی بھی وعدے کئے مگر اکثر لوگوں نے اسکو فریبی یا پاگل سمجھ کر اسکے اشتہاروں کا جواب تک نہ دیا - بعض نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ ہمنے تیرے اشتہار کو آگ میں ڈالدیا ہے - بعض نے ایسا ہی کچھ اور سنایا -

**اس تجربہ** سے اوسکو وہ یقین ہوگیا ہے - اسلئے اُسنے بے دھڑک یہ اشتہار جلسہ تحقیق مذاہب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



جاری کردیا ہے۔ جس سے وہ مقابلہ مخالفین سے تو بے فکر ہے۔ اور اس امر کی امید رکھتا ہے کہ اس ذریعہ سے کچھ نہ کچھ روپیہ وصول ہو ہی جائیگا۔ وہ سمجھتا ہے کہ ہمارے مخالف مولوی ہزار بار عام لوگوں کو ہمارے فریبوں پر آگاہ کریں۔ مگر جہاں احمقوں سے خالی نہیں ہے۔ نہ کبھی ہوا ہو اور نہ آئندہ ہوگا۔ **شیخ چلی مر گیا ہے تو کیا ہوا۔** اُسکے ذریات کا تو اختتام نہیں ہوا اس غرض حصول زر کے سوا اس اشتہار کا کوئی نتیجہ نکلے تو ہماری پیشگوئی کی غلطی کی جو مالی سزا کادیانی تجویز کرے ہم بھگتنے کو حاضر ہیں۔ اور اگر ہمارا کہنا درست نکلے تو آئندہ کادیانی لن ترانیاں ہانکنے اور اس ذریعہ سے عام مسلمانوں کو (حمقا اتباع کادیانی کا ذکر نہیں) دام میں لانیکا خیال دماغ سے نکال دے۔ امام محدث دارقطنی نے بغداد والوں کو کہا تھا کہ یا اھل بغداد لا تطمعوا انی الکذب علی رسول اللہ صلعم مادمت حیًا۔ یعنے اے بغداد والو جب تک میں زندہ ہوں تم آنحضرت صلعم پر جھوٹی حدیثیں وضع کرکے افترا کرنے کی طمع نہ رکھو میں بھی بتاسی قول دارقطنی کادیانی کو کہتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں آپ عام مسلمانوں کو دہوکہ دینے اور دام میں لانے کی طمع چھوڑ دیں۔

اب ہم کادیانی سے ایک سوال کرتے ہیں اور اُسپر اس تیسری چال کے بیان کو ختم کرتے ہیں کہ بفرض محال یہ جلسہ منعقد ہوگیا۔ اور مذاہب ستہ مذکورہ کے فاضل چین برہما یوروپ وغیرہ بلاد سے جمع ہوکر کادیانی کے مقابلہ کے لئے مستعد ہوکر اس امر کے مستفسر ہوئے کہ آپ جو اسلام کی طرف سے وکیل ہوکر ہم سے مخاطب ہوتے ہیں اور مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کے پاس اس امر کی کیا دلیل و دستاویز ہے۔ کہ آپ مسلمانوں کے وکیل ہیں۔ اور آپکے ساختہ پرداختہ کو مسلمان اپنا ساختہ پرداختہ سمجھیں گے۔ اسلامی دنیا میں تو یہہ مشہور ہے کہ آپ باضابطہ مسلمانوں کے گروہ سے خارج کیئے گئے ہیں۔ اور پشاور سے کلکتہ و مدراس و بمبئی تک آپ کے کافر اور دایرہ اسلام سے خارج ہونے پر اسلام کے مختلف فرقوں کے علما فتوے لگا چکے ہیں۔ تو اسکے جواب میں آپ کیا فرمائینگے؟ کیا صرف یہی کہ ہمکو حکیم نورالدین جمونی بھیروی نے کافر نہیں کہا۔ یا منشی محمد احسن امروہی بھوپالی نے رسالہ تحذیر میں ہمکو کفر سے بچا لیا ہے۔ اسکے جواب میں وہ پہر اسی فتوے کو پیش کرینگے اور کہینگے کہ وہ بہی آپ کی متابعت کے سبب اسلام سے خارج ہوچکے ہیں اسکے جواب میں آپ کیا ارشاد فرمائینگے۔ بینوا۔ توجروا؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



## اس کی چوتھی نئی چال اور دیکھو پادری فتح مسیح مشنری فتحگڈھ سے

کادیانی نے نقل کیا ہے کہ اسنے ایک خلیفہ کادیانی کو کہا کہ عبداللہ آتھم کی موت کے متعلق پیشگوئی کادیانی کو سچی جاننے والی ایک حقیر جماعت اتباع کادیانی ہے جسکی تعداد چار پانچ یا زیادہ سے زیادہ پندرہ آدمی ہونگی۔ پھر اسکے جواب میں کہا ہے کہ وہ (پادری) کسقدر ایسے آدمیوں کے دستخط چاہتے ہیں جو اسبات کا اقرار کرتے ہوں کہ درحقیقت یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اور اگر ہم پندرہ یا دو ہزار یا تین ہزار یا چار ہزار کے دستخط کرادینگے تو اُنکا دعوے باطل ہوگا یا نہیں؟

**ناظرین!** کیا آپ جانتے ہیں کہ اس چال سے کادیانی کی کیا غرض ہے؟ اے **حضرات** یہ غرض اس سیاہی کو دہونا ہے۔ جو عبداللہ آتھم کے فوت نہ ہونے سے آپکے مُنہ مبارک پر جمی ہوئی ہے۔ اور اس لعنت کے طوق کو اپنے گلے سے اُتارنا جو اسدن سے زیب گلو ہورہا ہے۔ تاکہ اس ذریعہ سے پھر وہ فتوحات مالی جاری ہوں جو اس پیشگوئی کے جھوٹا ہونے سے مسدود ہورہی ہیں۔

**حضرات!** ہم اس مضمون میں سے اس نئے پادری کی تصدیق و تائید نہیں کرتے اور نہ اسکا یہ بیان کہ اس پیشگوئی کو سچی جاننے والی جماعت کادیانی میں صرف پندرہ آدمی ہیں لائق تصدیق ہے۔ اور نہ یہ شخص کسی اور بیان میں مسلمانوں کی تائید کے لائق ہے یہ شخص جب سے نیا پادری بنایا گیا ہے تب سے آنحضرت کی عالیجناب میں ناپاک الفاظ استعمال میں لاتا ہے۔ اور یہ اپنی معمولی باتوں میں بھی راست گوئی کا ملتزم نہیں ہے۔ ہم سے اسکی خط و کتابت ہوئی تو اسمیں اوس نے راستی و دیانت سے کام نہیں لیا۔ چنانچہ اس خط و کتابت کے درج رسالہ ہونے سے[1] ناظرین کو یقین ہوگا۔ لہذا ایسا شخص اس لائق نہیں کہ کوئی مسلمان اسکی تائید کرے بلکہ اس لائق ہے کہ ہر مسلمان اسکی دجہی خدمت گذاری کرے۔

بلکہ اس مقام میں ہم کو یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اس تعداد کے بیان میں جیسا کہ یہ نیا پادری جھوٹا ہے ویسا ہی کادیانی جھوٹا ہے۔ اور اس دروغ کے سبب ہر دو **ملامت** کے مستحق ہیں۔ **نیا پادری** اسلئے کہ اُسنے کادیانی کی جماعت کے یا اس جماعت میں پیشگوئی کو سچی جاننے والونکی تعداد بہت کم بتائی ہے۔ حمقاء اتباع کادیانی جو اس پیشگوئی کو سچا جانتے ہیں سو سے بھی زیادہ ہیں۔

[1] یہ خط و کتابت رسالہ میں بصفحہ ۳۴۰ وغیرہ درج ہو چکی ہے۔ اسکو اس نئے پادری نے اخبار نور افشان میں درج کرایا تو اسمیں بہت تصرف کیا۔ از انجملہ یہ کہ اپنے خط [illegible] کے آخری فقرہ کو حذف کرکے اسکا جواب جو ہماری طرف سے تہا اخبا[illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اور کادیانی اس لئے کہ اوس نے جھوٹ کا تودہ طوفان باندہ دیا۔ اس قدر تعداد کے بیان میں جھوٹ کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔

اس نفی سے ہماری یہ مراد نہیں کہ وہ چار ہزار آدمیونکے نام لکھکر مشتہر نہیں کر سکتا نام تو وہ دس ہزار اشخاص کے گن سنا ئیگا۔ اور سیالکوٹ کے بافندے۔ اور بھیرہ خوشاب کے لوہار ونائی۔ اور جہلم کے جہلا۔ اور ضلع گوجرانوالہ کے سفہاء۔ فجا۔ متا۔ نورا۔ کمّا۔ تانا۔ کیما۔ حسو۔ للو۔ کلو وغیرہ کو ان ناموں کا مصداق بھی دکھادیگا۔

ہماری مراد اس نفی سے یہ ہے کہ وہ اس تعداد کے ایسے لوگوں کو پیش نہیں کرسکتا جو قانون شریعت یا عدالت کے رو سے شہادت میں قبول کئے جانیکے لائق ہوں۔

ہم کادیانی سے اس قسم کے لوگ اور اہل اسلام سے نہیں چاہتے اور اسقدر کے تعداد کی بھی اوسکو تکلیف نہیں دیتے بلکہ خاصکر اسی کے اتباع ومعتقدین میں سے بجائے چہار ہزار صرف چار اشخاص کی شہادت پر اکتفا کرتے ہیں اگر وہ ایک جلسہ عام اہل اسلام میں بالاتفاق حلف کے ساتھ شہادت دینگے کہ پیشگوئی متعلق موت آتھم سچی ہوگئی ہے تو ہم ان چار کی شہادت کو اسکے اتباع سے چار ہزار کی شہادت تسلیم کرینگے۔ اور کادیانی کو اس دعوے میں سچا اور اس تعداد کے بیان میں صرف نئے پادری کو جھوٹا کہینگے۔ وہ چار اشخاص یہ ہیں۔

(۱) اسکے خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب جمونی بھیروی۔

(۲) آپ کے خلیفہ دوم منشی یا مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھوپالی۔

(۳) آپ کے بڑے مالی حواری (مددگار) خانصاحب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔

(۴) آپ کے چھپے حواری حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر۔ یا انکی جگہ منشی الہی بخش صاحب ایکوٹنٹ یا منشی عبدالحق صاحب پنشنر۔ یہ چاروں حضرات بالاتفاق اس پیشگوئی کو سچا کہیں گے تو ہم کادیانی کے اس دعوے کو مان لینگے۔

یہ چاروں حضرات یا ان میں سے کوئی صاحب اس پیشگوئی کو سچا کہنے سے انکار کرینگے۔ تو ہم چار اشخاص کو دو یا کسی ایک منکر کی جگہ ایک اور صاحب کو منتخب کرینگے۔ وعلےٰ ہذالقیاس اس ترتیب وترکیب سے اتباع کادیانی سے جملہ سنجیدہ اشخاص اس پیشگوئی کے منکر ثابت ہونگے۔ اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اس سے کادیانی صاحب اپنے اس دعوے میں جھوٹے ٹھیرینگے۔

**حضرات** ناظرین ہم کو امید نہیں کہ کادیانی صاحب ان چاروں حضرات یا اور سنجیدہ اشخاص کو اس شہادت میں پیش کریں۔ یا انکا انکار اس شہادت سے پیش کرکے اور لوگوں کے انتخاب کی اجازت دیں۔ اسلئے ہم آپ صاحبوں کی اطلاع کے لئے اس راز کو آشکارا کرتے ہیں کہ تیسرے صاحب (خانصاحب **محمد علی خان**) اس پیشگوئی کو ایک مجلس خاص اتباع کادیانی ساکنان لودہانہ میں جھوٹا کہہ چکے ہیں۔ اور یہ بات لودہانہ میں کس و ناکس کو معلوم ہے وہ ہرگز اس شہادت میں شامل نہ ہونگے۔ ایسا ہی خلیفہ **اول کادیانی حکیم** صاحب بھی ایک کارڈ میں اس پیشگوئی کو جھوٹا لکھ چکے ہیں۔ وہ بھی امید ہے کہ اس شہادت کی طرف رخ نہ کرینگے **ان دونو** صاحب کی شہادت خلاف اور اشخاص جماعت کادیانی کے دو ہزار اشخاص کی برابر ہے اسکے مقابلہ میں کادیانی کے دو ہزار کی شہادت تو کان لم یکن وہباء اعتبار ہے۔ دو ہزار سے زیادہ اشخاص وہ گن سنائیگا۔ تو ہم دو اشخاص ایسے ہی اور پیش کرینگے۔ ذیل میں وہ کارڈ نقل کیا جاتا ہے۔ جو **خلیفہ اول** کادیانی نے بابو **غلام محی الدین** صاحب کلرک دفتر لوکو سپرنٹنڈنٹ ریلوے لاہور کے نام ۱۵۔ دسمبر ۱۸۹۴ء کو مقام بہاولپور سے لکھا تھا۔ اور وہ **بعینہ** ہمارے پاس موجود ہے۔

**وہ یہ ہے**

السلام علیکم۔ پیشگوئی میرے خیال میں پوری نہیں ہوئی۔ اب اسکا کیا ستر ہے۔ انشاءاللہ ہے چند روز کے بعد میں ظاہر کرسکونگا۔ انشاءاللہ چند روز تامل فرماویں۔ میں کسی کام میں جلدی کو پسند نہیں کرتا۔ **نور دین** از بہاولپور۔ دولت خانہ۔

**ناظرین** ان دونو شہادتوں کو انصاف سے پڑہیں۔ اور داد انصاف دیکر کہیں کہ کادیانی دعوے شہادت پندرہ سو یا چار ہزار میں کس قدر راستی پر ہے۔ **یہ حضرت اقدس** (اکذب) دجال اکبر کی **نئی چالوں کی چار مثالیں** ہیں۔ اب **ایک مثال** آپ کے نائبین **دجاجلہ** کی بھی ناظرین سن لیں۔

آپ کے خلیفہ اول **حکیم نور الدین** صاحب اور خلیفہ دوم **میاں کریم بخش** صاحب سابق ہیڈ ٹیچر امریکن مشن سکول سیالکوٹ نے (جسکو کادیانی نے مولوی عبدالکریم صاحب کا خطاب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



دیا ہے۔ جیسے اُسنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود کا لقب دیا ہوا ہے۔ اور ایک نے دوسرے کے ساتھ ؏ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔ پر عمل کر رکھا ہے) ملکر علماء مسلمین کے نام عموماً اور خاکسار کے نام خصوصاً ایک اشتہار جاری کیا ہے۔ جسمیں یہ درخواست اور تحدی ہے کہ انجمن حمائت اسلام لاہور کے جلسہ سالانہ یا کسی اور جلسہ میں لاہور جیسے مقام مشہور میں ہمسے بالمقابلہ فضائل اسلام کے بیان میں تقریر کریں یا لکچر دیں۔

**ناظرین** کیا آپ جانتے ہیں کہ ان حضرات نائبین دجال اکبر کا اس چال سے مقصود کیا ہے۔ اور دو نو صاحبوں نے ملکر کیوں اشتہار جاری کیا ہے۔؟

**حضرات!** اسکی وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلے **تین** دفعہ یہ خاکسار ذرہ بمقدار محض بتائید ملک جبار و قہار حکیم صاحب کو زک دیکر بھگا چکا ہے **ایک دفعہ** ۱۸۹۱ء میں ایک مجمع علماء لاہور میں عرصہ دو گھنٹہ میں آپ کو ملزم کیا۔ تب پھر آپ راجہ جموں کی ملاقات کے بہانہ سے تیسرے پہر گفتگو کرنے کا وعدہ کر کے بھاگے۔ اور پھر سامنے نہ آئے اور لودہانہ جا پراجی وہانتک آپ کو تار کے ذریعہ سے بلوایا گیا۔ تو آپ نے کادیانی کو پیش کرنا چاہا۔ آخر وہ بھی مقابلہ مین نہ آیا۔ اور نہ مباحثہ وقوع میں آیا اسکی تفصیلی کیفیت رسالہ نمبر ۲ اور ۲ جلد ۱۳ میں بصفحہ ۱۲ ہو چکی ہے۔

**دوسری دفعہ** ۱۸۹۳ء میں ریل کے سفر میں آپ قابو میں آگئے۔ اور لاہور سے امرتسر پہنچنے تک پھنسے رہے۔ آخر ساکت ہوئے۔ اور ریل گاڑی سے اُتر کر جان چھوڑائی۔ اسکا حال بیان رسالہ نمبر ۲ جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۱ میں چھپ چکا ہے۔

**تیسری دفعہ** میں ریل گاڑی میں آپ قابو آئے۔ مگر گفتگو سے صاف انکاری ہو کر مقام پھلور میں فراری ہو گئے۔ اسوجہ سے آپ اپنے شاگرد رشید کریم بخش کو باوجودیکہ وہ ظاہری و باطنی اعضاء و قوٰے میں معذور بھی ہے۔ برطبق مشہور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ساتھ لیکر میدان میں نکلے ہیں۔

یہ تو انکی معیت کی وجہ ہے اب **مقابلہ کی خواہش کی** وجہ سنو۔ اس اشتہار میں آپ نے اپنے اُن مسائل میں جنمیں مباحثہ کرنے سے بھاگے تھے۔ مقابلہ نہیں چاہا۔ بلکہ قدیم اسلام کے فضائل بیان کرنے میں مقابلہ چاہا ہے۔ **اسکی وجہ یہ ہے** کہ آپ کے مسائل مذہب کادیانی نے تو آپ کو اور آپ کی جماعت کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ علمائے ہندوستان و پنجاب نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



آپ لوگو نپر فتوے کفر لگا رکھا ہے۔ اب آپ ان مسائل کفریہ کو عام مجمع میں چھپانا اور بجائے ان مسائل کفریہ کے اتفاقی مسائل اسلام بیان کرنا چاہتے ہیں تاکہ مسلمانوں میں مسلمان کہلائیں اور اس سیاہی کو جو فتوائے تکفیر نے آپ پر لگا رکھی ہے دھو ڈالیں مگر خاکسار چونکہ آپ کی نبض کو خوب پہچانتا ہے۔ لہذا وہ آپکے اس تقیہ و نفاق کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس غرض میں آپ کو کامیاب ہونے نہیں دیتا۔

**پس بجواب** آپ کے اشتہار کے عرض رسان ہے کہ میاں کریم بخش صاحب کو تو میں کیا کوئی اہل علم مخاطب صحیح نہیں سمجھتا۔ ہاں آپکے مقابلہ کے لئے حاضر ہوں۔ جسوقت چاہیں اور جس جگہ (بجز قادیاں) کہ وہ دار الشیطان ہے۔ اور بقول کادیانی[1] دیزید یونکا مکان) آپ چاہین خاکسار کو بلالین خاکسار آپکے مقابلہ میں تقریر کرنے کو لکچر دینے کو آپ سے مباحثہ کرنے کو حاضر ہے مگر ایسا ہرگز نہ ہونے پائیگا کہ آپ تقیہ اختیار کر کے اپنے مسائل کفریہ مذہب کادیانی کو چھپائیں اور قدیم اسلام کے اصول و مسائل کے اظہار سے اپنے اسلام کو حاضرین پر ظاہر و ثابت کریں۔ جیسا کہ کادیانی نے مباہلہ صوفی **عبد الحق غزنوی** میں کیا تھا۔ اور اس ذریعہ سے بعض مسلمانون کو مونڈ لیا۔ بلکہ آپ جن مسائل میں کچھ کہنا چاہینگے۔ اور ان میں طلاقت ولیاقت دکھائینگے۔ وہ خاصتہ و مجوزۂ آپ کے مسائل مذہب کادیانی ہونگے۔ اور اُنکے جواب میں اسطرف سے بھی ان ہی مسائل میں کچھ عرض کیا جائیگا۔ یہ شرط منظور ہے تو بسم اللہ آئیے۔ اور جہاں چاہیئے خاکسار کو بلائیے۔

**حضرات** اس تحریر کے چھپنے میں توقف نظر آتا تھا اسلیئے خاکسار نے اس اشتہار کے جواب میں حکیم صاحب کے نام ایک قلمی خط بذریعہ رجسٹری ۶ تاریخ جنوری ۱۸۹۶ء کو روانہ کر دیا تھا۔ اس خط کے جواب میں حکیم صاحب کا کارڈ بھی آیا۔ مگر اسمیں قبولیت مباحثہ و مقابلہ کی نسبت ایک حرف تک نہیں لکھا۔ اس خط کے مضمون میں مباحثہ کے جواب میں لکھا تو صرف یہ لکھا ہے کہ کریم بخش کا نام حسین بخش کہنا اسے بہتر ہے۔ جسکا جواب ترکی بترکی دیا گیا آج ایک کارڈ حکیم صاحب کا متضمن مطالبہ کتاب مطالب عالیہ آ در آیا ہے۔ اسمیں بھی قبولیت مباحثہ کا حرف نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکیم صاحب کا وہ اشتہار صرف گیدڑ بھبکی تھا۔ آپ کو بالمقابلہ تقریر کرنی منظور نہیں ہے۔

[1] صفحہ ازالہ کادیانی ملاحظہ ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ذیل میں خط وکتابت نقل کیجاتی ہے جو اندنوں حکیم صاحب سے ہوئی

بٹالہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء

مشفقی حکیم نورالدین صاحب

سلام علی من اتبع الہدیٰ۔ آپکا اشتہار اور آپکے پیرو مرشد (ظاہری) کادیانی کے چند اشتہارات جسروز مینے وصول کئے۔ اُسی روز انکے جوابات تحریر کر دئے۔ وہ جبکہ آپکے پاس پہنچینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔ شاید ان کے چھپنے مین دیر ہو۔ اسلئے آپکے اشتہار کے جواب کا خلاصہ قلمی ارسال کرتا ہون۔ کریم بخش سابق ٹیچر اسکول سیالکوٹ کو (جو مولوی عبدالکریم کہلاتا ہے) تو مین مخاطب صحیح نہین سمجھتا۔ آپکے مقابلہ مین تقریر کرنے کو لکچر دینے کو آپسے بحث کرنیکو ہر وقت اور ہر جگہہ (بجز قادیان) تیار ہون۔ جہان آپ چاہین مجھہ سے مقابلہ کرین۔ بشرطیکہ آپ مذہب نیچری کادیانی کے مسائل جو رسائل کادیانی فتح توضیح ازالہ۔ وساوس۔ حمامہ وغیرہ مین بیان ہوئے ہین بیان کرین۔ اور انکا رد مجھہ سے سُنین اور اگر آپ تقیہ ونفاق کے طور پر صرف وہ قدیم مسائل بیان کرین جو اہل اسلام کے مسائل وعقاید ہین اور اپنے مذہب نیچری کادیانی کے مسائل کو زبان پر نہ لاوین تو اسکے مقابلہ مین کسی مسلمان کو کچھہ کہنا ضروری نہین ہے۔ اور اپنے علم وتقریر ولیاقت وخوش بیانی کی نمایش اور ریا مسلمان کا کام نہین ہے۔ آپکا پرانا خدمتگذار۔ ابوسعید محمد حسین۔

اسکا جواب حکیم صاحب کی طرف سے۔

کریم بخش حسین بخش سے بہر حال بہتر ہے۔ نوردین۔

اسکا جواب خاکسار کی طرف سے۔

مشفقی حکیم صاحب! سلام علی من اتبع الہدیٰ۔ کریم بخش کے صرف نام پر اعتراض نہ تھا بلکہ اوسکو مولوی کہلانے پر اس اعتراض کو حسین بخش کا نام نہین اوٹھا سکتا جبتکہ حسین بخش کے خداداد علم مین کریم بخش شریک و مماثل نہو۔ آپنے یہ نہ سوچا اور جواب لکھہ مارا۔ اس سے آپنے میرا اوس گمان کو مصدق ومحقق کیا کہ آپ لوگو نمین صحبت کادیانی کی برکت سے فہم۔ انصاف۔ للاہیت۔ وحقانیت کا شمہ نہین ہے جو ہے نفسانیت جہل جدال عناد۔ وغیرہ ہے۔ اس اعلام کا شکریہ آپکی کل جماعت پر واجب ہے۔ قبولیت مباحثہ۔ اور تقریر بالمقابلہ کا جواب آپنے نہ دیا۔ کیا پھر بھاگ گئے جیسے ایکدفعہ لاہور مین۔ اور دو دفعہ دہلی مین بھاگ گئے تھے۔ ابوسعید محمد حسین

اسکا جواب نہین آیا۔ اور نہ آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ +

© rasailojaraid.com